کتاب الرّؤیا

خواب کے اسلامی آداب و احکام

- خواب کا معنی و مطلب اور اُس کی حقیقت
- خواب کی اقسام
- اچھے یا بُرے خواب دیکھیں تو شرعاً کیا کرنا چاہیئے
- بُرے خواب اور اُس کے بد اثرات سے بچنے کی دعائیں
- خواب بیان کرنے والے اور سننے والے کے لئے آداب
- اچھے خواب کیسے دیکھے جائیں؟

بندہ محمد سلمان غفرلہ



مضامین

خواب کا معنی و مطلب اور اُس کی حقیقت

خواب کی اقسام اور اُس کے آداب

اچھے اور سچے خواب

نبی کریم ﷺ کے مبارک خواب

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مبارک خواب

خواب سے متعلّق چند اہم ابحاث اور تشریحات



یَا اللّٰہُ یَا اللّٰہُ یَا اللّٰہُ یَا اللّٰہُ

خواب کا معنی و مطلب اور اُس کی حقیقت

رؤیا کا لفظ:

رؤیا ہمزے کے ساتھ ہے اور اسے تخفیف کے ساتھ "رویا" بھی پڑھا جاتا ہے۔ اِس کا معنی "رؤیت" یعنی دیکھنے کے آتے ہیں۔

رؤیا اور رؤیت میں فرق یہ ہے کہ "رؤیا" سوتے ہوئے دیکھنے کو اور "رؤیت" جاگتے ہوئے دیکھنے کو کہا جاتا ہے۔ اور لفظی اعتبار سے تاء کا فرق ہے، بایں طور کہ بیداری کی حالت میں دیکھنے کو "رؤیت" اور نوم کی حالت میں دیکھنے کو "رؤیا" کہتے ہیں۔ علامہ واحدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رؤیا اپنی اصل کے اعتبار سے "بُشریٰ، سُقیا، شُوریٰ" کی طرح ایک مصدر ہے، لیکن اسم کے طور پر استعمال ہونے لگا ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح:4606)

رؤیا کا معنی:

انسان جو کچھ نیند کی حالت میں دیکھے اُس کو رؤیا کہتے ہیں۔ (مرقاۃ المفاتیح:4606)

رؤیا کی حقیقت:

علامہ مازری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خواب در اصل اُن خیالات کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ بحالتِ نوم انسان کے قلب پر پیدا کرتے ہیں اور یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ ایک جاگتا ہوا انسان کچھ سوچتا اور خیال کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے لئے نوم

اور یقظہ (سونا اور جاگنا) دونوں حالتوں میں سے کسی بھی حالت میں خیالات پیدا کرنا کوئی مشکل نہیں، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح:4606)

خواب کی اقسام اور اُس کے آداب

حقیقت کے اعتبار سے خواب کی اقسام:

خواب اپنی حقیقت کے اعتبار سے تین قسموں کا ہوتا ہے:

1. بشاراتِ الٰہیہ: وہ خواب جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے بشارت ہوتے ہیں۔
2. تسویلاتِ شیطانیہ: جو شیطان کی جانب سے ڈرانے اور غمگین کرنے کے لئے ہوتے ہیں۔
3. خیالاتِ نفسانیہ: دل میں آنے والے وہ خیالات و افکار جو خواب کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔

مذکورہ تینوں قسمیں احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں، چند احادیث ملاحظہ فرمائیں:

1. نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: خواب تین قسم کے ہوتے ہیں پس ایک تو اچھے خواب جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت ہوتے ہیں دوسرے وہ جو شیطان کی طرف سے غم میں مبتلا کرنے کے لئے ہوتے ہیں اور تیسرے وہ خواب جو انسان اپنے آپ سے باتیں کرتا ہے (سوچتا ہے) وہی نیند میں متصور ہو جاتے ہیں۔ وَالرُّؤْيَا ثَلَاثٌ: فَالرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ بُشْرَى مِنَ اللَّهِ، وَالرُّؤْيَا مِنْ تَحْزِينِ الشَّيْطَانِ، وَالرُّؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ بِهَا الرَّجُلُ نَفْسَهُ۔ (ترمذی:2270)

2. ایک اور روایت میں ہے کہ خواب تین قسم کے ہیں: دل میں آنے والی باتیں، شیطان کی جانب سے ڈرانا اور تیسری چیز اللہ تعالیٰ کی جانب سے بشارت۔ الرُّؤْيَا ثَلاَثٌ: حَدِيثُ النَّفْسِ، وَتَخْوِيفُ الشَّيْطَانِ، وَبُشْرَى مِنَ اللَّهِ۔(بخاری:7017)

3. خواب تین قسم کے ہیں: ایک سچا خواب ہوتا ہے ایک خواب انسانی خیالات ہوتے ہیں اور ایک خواب شیطان کی طرف سے غمگین وپریشان کرنا ہوتا ہے۔ الرُّؤْيَا ثَلاَثٌ، فَرُؤْيَا حَقٌّ، وَرُؤْيَا يُحَدِّثُ بِهَا الرَّجُلُ نَفْسَهُ، وَرُؤْيَا تَحْزِينٌ مِنَ الشَّيْطَانِ۔(ترمذی:2280)

محمود ومذموم ہونے کے اعتبار سے خواب کی اقسام:

خواب اپنے محمود اور مذموم یعنی اچھا اور بُرا ہونے کے اعتبار سے چار قسموں کا ہوتا ہے:

1. محمود ظاہراًوباطناً۔ جو ظاہری اور باطنی دونوں اعتبار سے اچھا اور بہتر ہو۔
2. مذموم ظاہراًوباطناً۔ جو ظاہری اور باطنی دونوں اعتبار سے بُرا ہو۔
3. محمود ظاہراًمذموم باطناً۔ جو ظاہری طور پر اچھا لگے لیکن باطنی طور پر اچھا نہ ہو۔
4. مذموم ظاہراًمحمود باطناً۔ جو ظاہری طور پر بُرا لگے لیکن باطنی طور پر اچھا ہو۔

جو خواب دیکھنے میں بھی اچھا ہو، اُسے دیکھ کر سرور اور خوشی حاصل ہو اور اپنی تعبیر کے اعتبار سے بھی مُفید اور بہتر ثابت ہو تو وہ پہلی قسم ہے، دونوں میں بُرا ہو تو دوسری قسم ہے اور ایک میں اچھا اور دوسرے میں بُرا ہو تو تیسری اور چوتھی قسم ہے۔ والمنام قد يكونَ مَحْمُودًا ظَاهرا وَبَاطنا كرؤية الْمَلَائِكَة والأنبياء ومعاشرتهم وَقد يكون مذموما فيهمَا كرؤية الْأَشْيَاء المخوفة المفزعة كمن رأى أنه حبس أو سقط من مَحل عَال أو مرض وَقد يكون مذموما فِي الظَّاهِر مَحْمُودًا فِي الْبَاطِن كمن يرى الصاعقة فَإِن كَانَ عبدا أعتق أو فَقِيرا تمول أو فِي الْبَحْر خرج مِنْهُ سالما ومحاربا مَعَ عَدو ظفر بِهِ وَقد يكون مَحْمُودًا فِي الظَّاهِر

مذموما فِي الْبَاطِنِ كمن رأى أنه أخذ من الشَّمْس عشرَة أقْرَاص فَأكلهَا فعَاشَ عشرَة أَيَّام وَمَات لِأَن تِلْكَ الأقراص قوت الْعشْرَة أَيَّام فَلَمَّا نفدت مَاتَ۔(جامع تفاسیر الأحلام:1/10)

بُرا خواب دیکھیں تو کیا کریں:

جب کوئی بُرا اور پریشان کُن خواب نظر آئے تو مندرجہ ذیل آٹھ کام کرنے چاہیئے:

(1)... بائیں طرف تین مرتبہ تھتکار دینا۔ (2)... تین مرتبہ شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنا۔

(3)... خواب کے شر سے اللہ تعالیٰ پناہ مانگنا۔ (4)... اللہ تعالیٰ سے خواب کی خیر و بھلائی کا سوال کرنا۔

(5)... پہلو یعنی کروٹ بدل لینا۔ (6)... نماز پڑھنا۔

(7)... کسی سے ذکر نہ کرنا۔ (8)... تین مرتبہ آیت الکرسی پڑھنا۔

اب اِن کاموں کی تفصیل احادیث میں ملاحظہ فرمائیں:

(1)........بائیں طرف تین مرتبہ تھتکار دینا:

اگر تم میں سے کوئی ایسی چیز دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہو تو اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھوکے اور اللہ تعالیٰ سے اس خواب کے شر سے پناہ مانگے تو اسے نقصان نہیں پہنچے گا۔فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ۔(ترمذی:2270)۔وَمَنْ رَأَى سِوَى ذَلِكَ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيُحْزِنَهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا، وَلْيَسْكُتْ وَلَا يُخْبِرْ بِهَا أَحَدًا۔(شعب الایمان:4432)

(2)........ تین مرتبہ شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنا:

اگر تم میں سے کوئی ایسی چیز دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہو تو اپنے بائیں طرف تھوکے اور تین مرتبہ شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اور اپنے اُس پہلو کو بدل دے جس پر وہ وہ پہلے تھا۔إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ، وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا، وَيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ۔(ابوداؤد:5022)

(3)........ خواب کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنا

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: اگر تم میں سے کوئی خواب میں ایسی چیز دیکھے جسے وہ پسند نہ کرتا ہو تو کھڑا ہو کر تھوک دے اور لوگوں کے سامنے بیان نہ کرے۔فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ وَلْيَتْفُلْ وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا النَّاسَ۔(ترمذی:2270)وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَمِنْ شَرِّ مَا رَأَى۔(مسند ابن الجعد:1567) فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الشَّيْءَ يَكْرَهُهُ، فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِذَا اسْتَيْقَظَ، وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا، فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ۔(صحیح ابن حبان:6059)

(4)........ اللہ تعالیٰ سے خواب کی خیر و بھلائی کا سوال کرنا:

ایک روایت میں ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اُسے چاہیئے کہ کروٹ بدل لے، اپنے دائیں جانب تین مرتبہ تھتکار دے اور اللہ تعالیٰ سے اُس خواب کی بھلائی کا سوال کرے اور شر سے پناہ مانگے۔إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا، فَلْيَتَحَوَّلْ وَلْيَتْفُلْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا، وَلْيَسْأَلِ اللَّهَ مِنْ خَيْرِهَا، وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا۔(ابن ماجہ :3910)

(5)........پہلو یعنی کروٹ بدل لینا۔

بُرا خواب دیکھنے والے کو چاہیے کہ اپنے اُس پہلو کو بدل دے جس پر وہ پہلے تھا۔ وَيَتَحَوَّلُ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ۔(ابوداؤد:5022)إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا، فَلْيَتَحَوَّلْ وَلْيَتْفُلْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا، وَلْيَسْأَلِ اللَّهَ مِنْ خَيْرِهَا، وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا۔(ابن ماجہ:3910)

(6)........کسی سے ذکر نہ کرنا۔

جب تم میں سے کسی کے ساتھ شیطان خواب میں کھیلے (یعنی اُسے ڈرائے اور پریشان کرے) تو اُسے لوگوں کو بیان نہیں کرنا چاہیے۔ إِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِأَحَدِكُمْ فِي مَنَامِهِ، فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ۔(مسلم:2268)

ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ یارسول اللہ ﷺ! میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کاٹا گیا، وہ ڈھلکتا جا رہا ہے اور میں اس کے پیچھے دوڑ رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ (خواب) لوگوں سے مت بیان کر کہ جو شیطان تجھ سے خواب میں کھیلتا ہے۔ عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِأَعْرَابِيٍّ جَاءَهُ فَقَالَ: إِنِّي حَلَمْتُ أَنَّ رَأْسِي قُطِعَ فَأَنَا أَتَّبِعُهُ، فَزَجَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ:لَا تُخْبِرْ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِي الْمَنَامِ۔(مسلم:2268)يَعْمِدُ الشَّيْطَانُ إِلَى أَحَدِكُمْ فَيَتَهَوَّلُ لَهُ، ثُمَّ يَغْدُو يُخْبِرُ النَّاسَ۔(ابن ماجہ:3911)

(7)........نماز پڑھنا۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص ناپسندیدہ خواب دیکھے اُسے چاہیے کہ اٹھے اور نماز پڑھے۔ فَمَنْ رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ۔(ترمذی:2280)

(8)...... تین مرتبہ آیت الکرسی پڑھنا۔

آیت الکرسی کے پڑھنے کے بارے میں کوئی روایت تو نہیں ہے، البتہ علم تعبیر کے ماہرین نے ذکر کیا ہے کہ بُرا خواب دیکھنے پر تین مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلینا چاہیئے، فتح الباری میں بھی آیت الکرسی کے بارے میں یہی ذکر کیا گیا ہے، ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مناسب یہ ہے کہ اس کو اُس نماز میں پڑھ لیا جائے جو بُرے خواب میں پڑھنا ذکر کیا گیا ہے۔(فتح الباری:12 / 371)

بُرے خواب اور اُس کے بد اثرات سے بچنے کے لئے چند دعائیں:

حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اُسے یہ دعاء پڑھنی چاہیئے: **أَعُوذُ بِمَا عَاذَتْ بِهِ مَلَائِكَةُ اللهِ وَرُسُلُهُ مِنْ شَرِّ رُؤْيَايَ اللَّيْلَةَ أَنْ تَضُرَّنِي فِي دِينِي أَوْ دُنْيَايَ يَا رَحْمٰنُ**۔(شعب الایمان:4437)

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ خواب میں ڈر جایا کرتے تھے، اُنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں یہ عمل بتلایا: جب تم بستر پر لیٹنے کے لئے جایا کرو تو یہ دعاء پڑھا کرو: **بِاسْمِ اللهِ، أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ، مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ، وَشَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ، وَأَنْ يَحْضُرُونِ**۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے یہ دعاء پڑھی تو اُن کی یہ پریشانی رفع ہوگئی۔(سنن کبریٰ نسائی:10534)(موطا مالک:2/ 950)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اُسے چاہیئے کہ اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھتکار دے اور پھر یہ دعاء پڑھے: **اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ، وَسَيِّئَاتِ الْأَحْلَامِ، فَإِنَّهَا لَا تَكُونُ شَيْئًا**۔ اے اللہ! میں شیطان کے عمل اور بُرے خوابوں سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں، بے شک یہ خواب (ان شاء اللہ) کسی بھی ضرر کا باعث نہیں ہوں گے۔(ابن السنی:693)

أَعُوذُ بِرَبِّ مُوسیٰ وَ اِبْرَاهِيمَ مِنْ شَرِّ الرُّؤيَا الَّتِيْ رَأَيْتُها مِنْ مَّنامِی أَنْ يَضُرَّنِیْ فِیْ دِيْنِی وَدُنْيَایَ وَ مَعِيْشَتِیْ ، عَزَّ جَاهُکَ وَ جَلَّ ثَنَاءُکَ وَلَااِلٰهَ غَيْرُکَ۔ میں حضرت موسیٰ اور ابراہیم علیہما السلام کے رب کی پناہ مانگتا ہوں اس خواب کی برائی سے جو میں نے اپنے سونے کی حالت میں دیکھا ہے، مبادا یہ مجھ کو میرے دینی اور دنیاوی امور اور روزگار میں ضرر اور نقصان پہنچائے، الٰہی! تیرا مرتبہ سب سے بڑھ کر ہے اور تیری تعریف جلیل الشان ہے اور تیرے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں۔(مقدمہ کامل التعبیر مترجم:20)

اچھا خواب دیکھیں تو کیا کریں:

کوئی اچھا خواب نظر آئے تو تین کام کرنے چاہیئے:

(1)خوش ہونا۔ (2)اللہ تعالیٰ کا شکر اداء کرنا۔ (3)کسی سمجھدار اور خیر خواہ سے بیان کرنا۔

اب ان تینوں کی تفصیل احادیث میں ملاحظہ فرمائیں:

(1)......خوش ہونا:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: اگر کوئی اچھا خواب دیکھے تو اُسے چاہیئے کہ خوش ہو اور کسی محبت کرنے والے سے بیان کرے۔فَإِنْ رَأَى رُؤْيَا حَسَنَةً، فَلْيُبْشِرْ وَلَا يُخْبِرْ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ۔(مسلم: 2261)وَإِذَا رَأَى رُؤْيَا حَسَنَةً فَلْيَسْتَبْشِرْ وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا إِلَّا مَنْ أَحَبَّ۔(الدعاء للطبرانی:1290)

(2)......اللہ تعالیٰ کا شکر اداء کرنا:

اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں، پس جب تم میں سے کوئی شخص اچھا خواب دیکھے تو اُسے چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرے۔الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ، وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا إِلَّا مَنْ يُحِبُّ، وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُهُ فَلْيَتْفُلْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا، وَلَا

يُحَدِّثْ بِهَا أَحَدًا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ۔(سنن الدارمی:2188)إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِمَا رَأَى۔(مستدرکِ حاکم:8181)

(3)........کسی سمجھدار اور خیر خواہ سے بیان کرنا:

جب تم میں سے کوئی پسندیدہ چیز خواب میں دیکھے تو اُسے چاہیئے کہ کسی سمجھ دار خیر خواہ سے بیان کرے، اور اُس تعبیر بتانے والے کو اچھی بات اور اچھی تعبیر دینی چاہیئے۔فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الشَّيْءَ يُعْجِبُهُ، فَلْيَقُصَّهَا عَلَى ذِي رَأْيٍ نَاصِحٍ، وَلْيَقُلْ خَيْرًا، أَوْ لِيَتَأَوَّلْ خَيْرًا۔(شعب الایمان:4428)

خواب بیان کرنے والے کے لئے آداب:

پہلا ادب: ہر خواب بیان نہ کرنا:

عموماً یہ دیکھا جاتا ہے کہ لوگ ہر طرح کے خواب کو بیان کردیتے ہیں، حالانکہ احادیث طیّبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر خواب بیان کرنے کا نہیں ہوتا، نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: جب تم میں سے کسی کے ساتھ شیطان خواب میں کھیلے (یعنی اُسے ڈرائے اور پریشان کرے) تو اُسے لوگوں کو بیان نہیں کرنا چاہیئے۔إِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِأَحَدِكُمْ فِي مَنَامِهِ، فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ۔(مسلم:2268)

خواب وہ بیان کرنا چاہیئے جو اچھا ہو، جسے دیکھ کر انسان کو خوشی ہو جیسا کہ ایک حدیث ابھی گزری ہے: جب تم میں سے کوئی پسندیدہ چیز خواب میں دیکھے تو اُسے چاہیئے کہ کسی سمجھ دار خیر خواہ سے بیان کرے۔(شعب الایمان)

دوسرا ادب: ہر شخص سے بیان نہ کرنا:

یہ دوسری کوتاہی بھی اکثر دیکھنے میں آتی ہے جو پہلی کوتاہی سے بھی بڑی اور سنگین ہے کہ ہر شخص کے سامنے خواب بیان کردیا جاتا ہے، بعض اوقات مجلس میں دوست احباب کے سامنے سنایا جاتا ہے اور پھر ہر شخص اُس

خواب پر جملے کستا ہے، اپنی جانب سے مطلب اور تعبیر بیان کرنے لگ جاتا ہے اور اُس کے نتیجے میں وہ خواب ایک لطیفہ اور مذاق بن کر رہ جاتا ہے۔

ہر شخص کے سامنے خواب بیان کرنے کے نقصانات:

ہر شخص کے سامنے خواب بیان کرنے سے یہ نقصان ہو سکتا ہے کہ بعض اوقات کوئی شخص ناسمجھی یا دشمنی میں خواب کا مذاق اُڑا دیتا ہے یا اُس کی غلط تعبیر اپنی طرف سے بیان کرنے لگ جاتا ہے جس سے خواب دیکھنے والے کو نقصان پہنچ سکتا ہے، چنانچہ ایک روایت میں ہے: خواب معلّق رہتا ہے جب تک کسی کے سامنے بیان نہ کیا جائے، جب بیان کر دیا گیا اور سننے والے نے کوئی تعبیر دیدی تو وہ خواب تعبیر کے مطابق واقع ہو جاتا ہے۔وَهِيَ عَلَى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ يَتَحَدَّثْ بِهَا، فَإِذَا تَحَدَّثَ بِهَا سَقَطَتْ۔(ترمذی:2278) الرُّؤْيَا عَلَى رِجْلِ طَائِرٍ، مَا لَمْ تُعَبَّرْ فَإِذَا عُبِّرَتْ وَقَعَتْ۔(ابوداؤد:5020)



ایک اور روایت میں نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ خواب پہلی تعبیر دینے والے کے مطابق واقع ہوتا ہے وَالرُّؤْيَا لِأَوَّلِ عَابِرٍ۔(ابن ماجہ:3915)لہٰذا سوچ سمجھ کر پہلی مرتبہ خواب کسی کے سامنے بیان کرنا چاہیئے۔

نیز بعض اوقات کسی دشمن اور حاسد کے سامنے بیان کرنے سے انسان دشمن کی سازشوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام کو اُن کے خواب سنانے پر فرمایا تھا: ﴿يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَى إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا﴾یعنی اے میرے بیٹے!اپنا خواب بھائیوں کو مت بتانا ورنہ وہ تمہارے خلاف سازش کرنے لگیں گے۔(یوسف:5)

خواب کس کے سامنے بیان کرنا چاہیئے:

احادیث طیّبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مندرجہ ذیل لوگوں کے سامنے خواب بیان کرنا چاہیئے:

(1)........عالم یعنی علمِ تعبیر جاننے والے سے۔

(2)........صاحب رائے اور سمجھ دار شخص سے۔

(3)........دوست اور خیر خواہ شخص سے۔

1. نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: خواب کسی سے بیان مت کرو مگر صرف محبت کرنے والے اور صاحب رائے یعنی سمجھ بوجھ رکھنے والے سے۔ وَلَا تَقُصَّهَا إِلَّا عَلَى وَادٍّ، أَوْ ذِي رَأْيٍ۔(ابوداؤد:5020)
2. ایک روایت میں ہے: اپنا خواب کسی عقلمند یا دوست کے سامنے ہی بیان کیا کرو۔ وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا إِلَّا لَبِيبًا أَوْ حَبِيبًا۔(ترمذی:2278)
3. ایک روایت میں ہے: خواب صرف کسی عالم یا خیر خواہ کے سامنے ہی بیان کیا کرو۔ لَا تُقَصُّ الرُّؤْيَا إِلَّا عَلَى عَالِمٍ أَوْ نَاصِحٍ۔(ترمذی:2280)

تیسرا ادب: خواب کو بیان کرنے میں جھوٹ سے بچنا:

جھوٹ ایک گناہِ کبیرہ ہے جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے، اور یہ جھوٹ اُس وقت اور بھی بُرا ہو جاتا ہے جب حدیثِ رسول ﷺ پر بولا جائے، اور چونکہ اچھے خواب بھی نبوت کا جزء ہوتے ہیں اس لئے خواب کے بیان کرنے میں بھی جھوٹ بولنے کو سخت گناہ بلکہ عام جھوٹ سے بھی زیادہ سخت گناہ بتلایا گیا ہے۔

جھوٹے خواب کی دو صورتیں ہیں:

1. مکمل گھڑا ہوا خود ساختہ خواب بیان کرنا۔
2. خواب میں ترمیم اور اضافہ کرنا۔

ترمیم اور اضافہ کا مطلب یہ ہے کہ کبھی خواب کو دلچسپ بنانے اور واقعات کو ایک دوسرے سے ملانے کے لئے اپنی جانب سے ایسی باتیں خواب میں داخل اور شامل کردی جاتی ہیں جو انسان نے دیکھی نہیں ہوتیں، یادرکھیں! یہ بھی جھوٹ ہے، جس سے احتراز کرنا بہت ضروری ہے۔

جھوٹا خواب بیان کرنے کی وعیدیں:

جھوٹا خواب بیان کرنا گناہ کبیرہ ہے، نبی کریم ﷺ نے اس پر سخت وعیدیں ذکر فرمائی ہیں:

1. ارشادِ نبوی ہے: بے شک سب سے زیادہ سخت جھوٹ یہ ہے کہ انسان اپنی آنکھ سے وہ (خواب) دیکھنا بیان کرے جو اس نے نہیں دیکھا۔ إِنَّ مِنْ أَفْرَى الفِرَى أَنْ يُرِيَ عَيْنَيْهِ مَا لَمْ تَرَ۔ (بخاری:7043)
2. بڑا بہتان (اور سخت جھوٹ) یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے سوا اور کسی کو اپنا باپ کہے یا وہ بات کہے جو اس کی آنکھ نے خواب میں نہیں دیکھی یا اللہ کے رسول ﷺ پر وہ (جھوٹی) بات لگائے جو آپ ﷺ نے نہیں فرمائی۔ إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الفِرَى أَنْ يَدَّعِيَ الرَّجُلُ إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، أَوْ يُرِيَ عَيْنَهُ مَا لَمْ تَرَ، أَوْ يَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ۔ (بخاری:3509)
3. ایک روایت میں ہے: جس نے جان بوجھ کر خواب بیان کرنے میں جھوٹ سے کام لیا اُسے چاہئے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ مَنْ كَذَبَ فِي الرُّؤْيَا مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔ (مسند احمد:1089)
4. ایک اور روایت میں ہے: جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے گا اسے قیامت کے دن دو جَو کے دانوں میں گرہ لگانے کا حکم دیا جائے گا اور وہ ہرگز ان میں گرہ نہیں لگا سکے گا۔ مَنْ تَحَلَّمَ كَاذِبًا كُلِّفَ يَوْمَ القِيَامَةِ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَلَنْ يَعْقِدَ بَيْنَهُمَا۔ (ترمذی:2283) ابن ماجہ کی روایت میں اِس کے ساتھ یہ الفاظ بھی ہیں " وَيُعَذَّبُ عَلَى ذَلِكَ " یعنی اِس پر اُسے عذاب دیا جائے گا۔ (ابن ماجہ:3916)

5. ایک روایت میں ہے: جس نے اپنی آنکھوں سے جھوٹا خواب دیکھنا بیان کیا اُسے قیامت کے دن جَو کے دانے کے دونوں طرف میں گرہ لگانے کا حکم دیا جائے گا۔مَنْ كَذَبَ عَلَى عَيْنَيْهِ كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَقْدًا بَيْنَ طَرَفَيْ شَعِيرَةٍ۔(مسند احمد:1070)

6. ایک روایت میں ہے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی (جاندار) تصویر بنائی اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے دن اُس وقت تک عذاب دیتے رہیں گے جبتک وہ اُس بنائی ہوئی تصویر میں روح نہ ڈالدے اور کبھی نہیں ڈال سکے گا۔جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے اُسے جَو کے دانے میں گراہ لگانے کا حکم دیا جائے گا۔ جو شخص ایسے لوگوں کی باتوں کو کان لگا کر سنے جو اس کو سنانا نہیں چاہتے ہوں تو اُس کے کانوں میں قیامت کے دن پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔مَنْ صَوَّرَ صُورَةً عَذَّبَهُ اللَّهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حَتَّى يَنْفُخَ فِيهَا، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ، وَمَنْ تَحَلَّمَ كُلِّفَ أَنْ يَعْقِدَ شَعِيرَةً، وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ يَفِرُّونَ بِهِ مِنْهُ صُبَّ فِي أُذُنِهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔(ابوداؤد:5024)

7. جس نے اپنی آنکھوں سے (خواب میں)وہ چیز دیکھنا بیان کی جو اُس نے نہیں دیکھی اللہ تعالیٰ اُس پر جنت کو حرام کردیتے ہیں۔مَنْ أَرَىٰ عَيْنَيْهِ مَا لَمْ تَرَيَا حَرَّمَ اللهُ تَعالَى عَلَيْهِ الْجَنَّةَ۔(کنز العمال:41440)

8. ۔إِنَّ أَعْظَمَ الْفِرْيَةِ ثَلَاثٌ: أَنْ يَفْتَرِيَ الرَّجُلُ عَلَى عَيْنَيْهِ، يَقُولُ: رَأَيْتُ وَلَمْ يَرَ، وَأَنْ يَفْتَرِيَ عَلَى وَالِدَيْهِ، يُدْعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، وَأَنْ يَقُولَ: قَدْ سَمِعْتُ وَلَمْ يَسْمَعْ۔(مسند احمد:16015)

چوتھا ادب: خواب بیان کرنے میں ریاکاری سے بچنا:

انسان جب اچھا خواب دیکھتا ہے، مثلاً خواب میں کوئی بشارت دیکھ لی یا نبی کریم ﷺ کا دیدار نصیب ہوگیا یا اور کوئی بزرگ اور مبارک ہستی کی زیارت نصیب ہوگئی تو شیطان انسان کو تکبّر اور غرور میں مبتلاء کرکے اُس کے سارے اجر اور خواب کی تمام برکتوں کو ضائع اور برباد کرنے کی کوشش میں لگ جاتا ہے،اور پھر انسان اُس کے دھوکہ میں آکر فخریہ اور ریاکاری کے طور پر لوگوں کے سامنے بیان کرنے لگ جاتا ہے اور اُس خواب کی ساری برکتوں سے

محروم اور تہی دست ہو جاتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے: بے شک تھوڑی سی ریاکاری بھی شرک ہے۔ إِنَّ يَسِيرَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ۔ (ابن ماجہ: 3989) اِس لئے اخلاصِ نیت کو مدِ نظر رکھنا بہت ضروری ہے۔

خواب سننے اور تعبیر بتانے والے کے لئے آداب:

پہلا ادب: خواب سنانے والے کو دعاء دینا:

حضرت ابن زِمل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تو ارشاد فرماتے کیا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟ ایک دفعہ پوچھنے پر میں نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے، آپ ﷺ نے یہ دعاء دی: خَيْرًا تَلْقَاهُ وَشَرًّا تَتَوَقَّاهُ وَخَيْرٌ لَنَا وَشَرٌّ عَلَى أَعْدَائِنَا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۔یعنی اللہ کرے کہ تم بھلائی حاصل کرو، شر سے بچو، یہ خواب ہمارے لئے بہتر اور ہمارے دشمنوں کے اوپر بُرا ثابت ہو اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنہار ہے۔ اُس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنا خواب بیان کرو۔ (فتح الباری: 12/ 432)(طبرانی کبیر: 8146)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول منقول ہے کہ جب کوئی شخص اپنے بھائی سے خواب بیان کرے تو سننے والے کو چاہیئے کہ وہ یوں کہے: خَيْرٌ لَنَا، وَشَرٌّ لِأَعْدَائِنَا۔ (شعب الایمان: 4437)

دوسرا ادب: اگر تعبیر نہ جانتا ہو تو خاموش رہنا :

اگر خواب سننے والے کو اُس کی تعبیر آتی ہے تو بیان کرے، ورنہ اپنی طرف سے دل میں آنے والے خیالات کو تعبیر کے طور پر پیش نہ کرے۔ امام المعبرین حضرت محمد ابنِ سیرین رحمہ اللہ کے بارے میں آتا ہے کہ جب اُن سے کوئی خواب پوچھتا اور آپ کو اُس کی تعبیر نہ آتی تو اُس کی تعبیر ہر گز نہیں بتاتے تھے۔ (مقدمہ کامل التعبیر، مترجم)

یہ بڑی کوتاہی عام طور پر دیکھنے میں آتی ہے کہ لوگ خواب سُن کر ضرور کوئی نہ کوئی تعبیر پیش کرنے لگ جاتے ہیں اگرچہ اُن کو علم تعبیر کی الف باء بھی نہ آتی ہو۔ یاد رکھیں! غلط تعبیر دینے سے بعض اوقات خواب بھی تعبیر کے مطابق واقع ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ حدیث پیچھے گزر چکی ہے:

خواب معلق رہتا ہے جب تک کسی کے سامنے بیان نہ کیا جائے، جب بیان کر دیا گیا اور سننے والے نے کوئی تعبیر دیدی تو وہ خواب تعبیر کے مطابق واقع ہو جاتا ہے۔وَهِيَ عَلَى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ يَتَحَدَّثْ بِهَا، فَإِذَا تَحَدَّثَ بِهَا سَقَطَتْ۔(ترمذی:2278) الرُّؤْيَا عَلَى رِجْلِ طَائِرٍ، مَا لَمْ تُعَبَّرْ فَإِذَا عُبِّرَتْ وَقَعَتْ۔(ابوداؤد:5020)

ایک اور روایت میں نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ خواب پہلی تعبیر دینے والے کے مطابق واقع ہوتا ہے وَالرُّؤْيَا لِأَوَّلِ عَابِرٍ۔(ابن ماجہ:3915)

مذکورہ بالا دونوں حدیثوں میں جس طرح خواب دیکھنے والے کو احتیاط کی تعلیم دی گئی ہے کہ ہر کسی سامنے خواب بیان کر تا مت پھرے اسی طرح خواب کی تعبیر بیان کرنے والے کو بھی حزم واحتیاط سے تعبیر بیان کرنے کی تعلیم دی گئی ہے، اِسلئے تعبیر بیان کرنے والے کو خوب سوچ سمجھ کر تعبیر دینی چاہیئے۔

تیسرا ادب: تعبیر دینے میں جلدی نہ کرنا:

تعبیر دینے سے پہلے خواب کو مکمل اور اچھی طرح سے سننا چاہیئے۔ چنانچہ علم تعبیر کے ماہرین فرماتے ہیں: جواب دینے میں جلد بازی سے کام نہ لے، بلکہ پہلے سوال یعنی خواب کو اچھی طرح مکمل سُن لے اور پھر کافی دیر تک غور و فکر اور تدبّر کرتا رہے۔وَلَا يشرع فِي الْجَواب حَتَّى يَسْتَوْفِي السُّؤَال بِتَمَامِهِ ويطيل التَّأَمُّل والتدبر وَلَا يعجل۔(جامع تفاسیر الأحلام:1/13)

چوتھا ادب: خواب دیکھنے والے کے بارے میں معلومات لینا:

کبھی خواب دیکھنے والا خود آکر خواب بیان کرتا ہے اور کبھی کسی دوسرے کے واسطے سے خواب بیان کرواتا ہے، کبھی خط کے ذریعہ لکھ کر تعبیر دریافت کرتا ہے، اِس لئے بعض اوقات خواب دیکھنے والے کی ذات اور اُس کی شخصیت واضح نہیں ہوتی، اِس لئے تعبیر بتانے والے کو چاہیئے کہ وہ تعبیر سے قبل خواب دیکھنے والے کے بارے میں سوالات کرے۔ مثلاً: خواب دیکھنے والا کون ہے؟ اُس کا نام کیا ہے؟ وہ مرد ہے یا عورت؟ بچہ ہے یا بالغ؟ معزز اور شریف آدمی ہے یا عامی؟ اِسی طرح اُس کا پیشہ کیا ہے، کیا کام کرتا ہے۔ وَلَا يعبر حَتَّى يعلم من الرَّائِي واسْمه وَهل هُوَ ذكر أَو أُنْثَى طِفْل أَو بَالغ حر شرِيف أَو وضيع وحرفته۔(جامع تفاسیر الأحلام:1/13)

اِن سوالات کی وجہ یہ ہے کہ خوب دیکھنے والے کی شخصیت، اُس کے نام اور سیرت وکردار کا تعبیر کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہوتا ہے، ایسا ہو سکتا ہے کہ ایک ہی خواب ایک شخص کے لئے کچھ تعبیر رکھتا ہو اور وہی خواب کسی دوسرے شخص کے لئے دوسری تعبیر کا حامل ہو۔ علم تعبیر کی کتابوں میں اس کی ہزاروں مثالیں ملتی ہیں۔

پانچواں ادب: پردہ پوشی سے کام لینا:

اگر خواب ایسا ہو جس کو سُن کر خواب دیکھنے والے کا کوئی عیب یا گناہ معلوم ہو تو اُس کو چھپانا چاہیئے، لوگوں کے سامنے اُس کو بیان نہیں کرنا چاہیئے، اِس لئے کہ حدیث میں آتا ہے: جو کسی مسلمان کے عیوب کی پردہ پوشی کرے اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اُس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔ مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔(ابن ماجہ:2544) لہٰذا جب کوئی گناہ انسان کا اُس کے خواب سے معلوم ہو تو اُس کو چھپانا چاہیئے اور اُسے نیکی اور تقویٰ کی تلقین کرنی چاہیئے۔

پردہ پوشی میں یہ بھی داخل ہے کہ اگر مُعبّر کو خواب میں کوئی مصیبت اور غم نازل ہوتا ہوا معلوم ہو تو اُسے بھی خواب دیکھنے والے سے چھپائے، کیونکہ اُس کے سامنے ذکر کردینے کی صورت میں وہ پریشان ہوجائے گا، پس بہتر

یہ ہے کہ اُس کو صدقہ کی تلقین کرے، صدقہ بلاؤں کو ٹالتا ہے۔وَإِذا ظهر لَهُ من الرُّؤيَا عَورَة لكَون الرَّائِي مكبا على معصة كتم ذَلِك وَلَا يذكرهُ لَهُ بل يَأْمُرهُ بالتقوى ويعظه وَإِن دلّت على حُصُول غم أَو كرب أَو مُصِيبَة كتم ذَلِك أَيْضا ويأمره بِالصَّدَقَةِ۔(جامع تفاسیر الأحلام:1/13)

چھٹا ادب: اچھی تعبیر دینا:

جب تم میں سے کوئی پسندیدہ چیز خواب میں دیکھے تو اُسے چاہیئے کہ کسی سمجھ دار خیر خواہ سے بیان کرے، اور اُس تعبیر بتانے والے کو چاہیئے کہ اچھی بات کہے یا اچھی تعبیر دے۔فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الشَّيْءَ يُعْجِبُهُ، فَلْيَقُصَّهَا عَلَى ذِي رَأْيٍ نَاصِحٍ، وَلْيَقُلْ خَيْرًا، أَوْ لِيَتَأَوَّلْ خَيْرًا۔(شعب الایمان:4428)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: جب تم کسی مسلمان کو خواب کی تعبیر بتایا کرو تو خیر و بھلائی کی تعبیر بتایا کرو، اِس لئے کہ خواب اُسی طرح واقع ہوجاتے ہیں جس طرح اُن کی تعبیر دی جاتی ہے۔إِذَا عَبَرْتُمْ لِلْمُسْلِمِ الرُّؤْيَا فَاعْبُرُوهَا عَلَى الْخَيْرِ، فَإِنَّ الرُّؤْيَا تَكُونُ عَلَى مَا يَعْبُرُهَا صَاحِبُهَا۔(سنن دارمی:2209)

ساتواں ادب: تعبیر کے درست ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر اداء کرنا:

تعبیر اگر درست ہوجائے تو معبّر کو اللہ تعالیٰ کا شکر اداء کرنا چاہیئے، اپنا ذاتی کمال نہیں سمجھنا چاہیئے، اِس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والے ہیں۔وَإِذا أصَاب فِي تَعْبِيره فَلَا يعجب بِنَفسِهِ بل يشكر الله الَّذِي هداه ووفقه لإصابة الصَّوَاب۔(جامع تفاسیر الأحلام:1/13)

حضرت یوسف ؑ نے جیل کے اندر دو قیدیوں کو اُن کے خواب کی تعبیر بتلائی تھی اور اُس موقع پر یہی کہا تھا کہ یہ میرا کمال نہیں، اللہ تعالیٰ کا عطاء کردہ ہے۔﴿ذَٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِي رَبِّي﴾۔(یوسف:37)

خود جب حضرت یوسف ؑ کا خواب جو اُنہوں نے بچپن میں دیکھا تھا کہ گیارہ ستارے اور سورج اور چاند حضرت یوسف ؑ کو سجدہ کررہے ہیں، جب وہ خواب پورا ہوا تو اُس کو اپنی جانب منسوب نہیں کیا بلکہ یہی کہا تھا کہ یہ

میرے خواب کی تعبیر ہے جسے میرے ربّ نے سچ کر دکھایا۔﴿هٰذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا﴾۔(یوسف:100)

اچھے اور سچے خواب

اچھے خواب ایک نعمت ہے:

اچھے اور سچے خواب جس کو "الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ" اور "الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ" کہا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی ایک نعمت ہیں، نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزء ہیں، یہی وجہ ہے کہ ان پر اللہ تعالیٰ کا شکر کرنے کی تعلیم دی گئی ہے، چنانچہ حدیث میں ہے:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں، پس جب تم میں سے کوئی شخص اچھا خواب دیکھے تو اُسے چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرے۔الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ۔(سنن الدارمی:2188)

ایک حدیث میں اچھے خواب دیکھنے پر خوشی کا حکم دیتے ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی اچھا خواب دیکھے تو اُسے چاہیئے کہ خوش ہو اور کسی محبت کرنے والے سے بیان کرے۔فَإِنْ رَأَى رُؤْيَا حَسَنَةً، فَلْيُبْشِرْ وَلَا يُخْبِرْ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ۔(مسلم: 2261)

اچھے خواب کیسے دیکھے جائیں:

اچھے خواب کے حصول کے لئے عموماً وظائف اور اوراد تلقین کیے جاتے ہیں، لیکن احادیثِ طیّبہ میں اِس کا سب سے بہتر اور اچھا طریقہ جس کی طرف عموماً لوگوں کی توجّہ نہیں ہوتی وہ یہ ذکر کیا گیا ہے کہ انسان کو صدق و اِخلاص کا حامل ہونا چاہیئے، نیکی اور تقویٰ کے راستے پر گامزن ہونا چاہیئے، گناہوں کی گندگی کو اپنے سے دور کرنا چاہیئے، شیطان سے دور اور رحمان کے قریب تر ہونا چاہیئے، یہ ایسا مؤثر اور کار آمد نسخہ ہے جس پر عمل کرنے سے انسان کے اندر ملکوتی صفات پیدا ہوتی ہیں جس کی وجہ سے اُسے مبارک اور سچے خواب بکثرت نظر آنے لگتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے :لوگوں میں سب سے زیادہ سچا خواب اس کا ہوتا ہے جو سب سے زیادہ سچا ہو۔وَأَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا۔(ترمذی:2270)اِس سے معلوم ہوا کہ سچے لوگوں کا خواب بھی سچا ہوتا ہے،اِس لئے قول و فعل میں سچائی کو اپنا کراِس نعمت کو حاصل کیا جاسکتا ہے۔

ایک روایت میں ہے : نیک آدمی کے اچھے خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہیں ۔الرُّؤْيَا الحَسَنَةُ، مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ، جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔(بخاری:6983)اِس سے معلوم ہوا کہ جن خوابوں کو نبوّت کے اجزاء میں سے ایک جزء ہونے کی حیثیت حاصل ہوتی ہے وہ بھی نیک آدمی کے ہونا ضروری ہیں،فاسق کے خواب نبوّت کا جزء کہلانے کے قابل نہیں۔ فتح الباری میں ہے:فاسق و فاجر شخص کے خواب نبوّت کے اجزاء میں شمار نہیں کیے جاتے۔رُؤْيَا الْفَاسِقِ لَا تُعَدُّ فِي أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ۔(فتح الباری:12/362)

تفسیر قرطبی میں علّامہ ابن عبد البر رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے: جس شخص کی نیت اپنے ربّ کی عبادت میں خالص ہو،یقین کامل ہو اور بات کا سچا ہو اُس کا خواب زیادہ سچا اور نبوّت کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔فَمَنْ خَلَصَتْ نِيَّتُهُ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ وَيَقِينُهُ وَصَدَقَ حَدِيثُهُ، كَانَتْ رُؤْيَاهُ أَصْدَقَ، وَإِلَى النُّبُوَّةِ أَقْرَبَ۔(قرطبی:9/123)

اچھے خواب دیکھنے کا اصل طریقہ تو وہی ہے جو ابھی ذکر کیا گیا ہے، البتہ ظاہری طور پر بھی علماء نے اچھے خواب دیکھنے کے چند طریقے اور آداب بتلائے ہیں۔

1. راست گوئی (سچائی) کو اپنایا جائے۔
2. وضو کی حالت میں سویا جائے۔
3. دائیں کروٹ پر سویا جائے۔
4. سورۃ الشمس، سورۃ اللیل، سورۃ التین، سورۃ الاخلاص اور معوّذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ النّاس) پڑھ کر سونا۔
5. اللہ تعالیٰ سے اچھے خواب کی دعا مانگی جائے۔(فتح الباری:12/ 433)

اور وہ دعا یہ ہے:



اچھے خواب دیکھنے کی ایک دعاء:

یہ دعاء پڑھ کر سویا جائے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ سَيِّءِ الْأَحْلَامِ وَأَسْتَجِيرُ بِكَ مِنْ تَلَاعُبِ الشَّيْطَانِ فِي الْيَقَظَةِ وَالْمَنَامِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رُؤْيَا صَالِحَةً صَادِقَةً نَافِعَةً حَافِظَةً غَيْرَ مُنْسِيَةٍ اللّٰهُمَّ أَرِنِي فِي مَنَامِي مَا أُحِبُّ۔(فتح الباری:12/ 433)

سچے خواب کی چند صورتیں :

سچے لوگوں کا خواب بھی اکثر سچا ہوتا ہے:

لوگوں میں سب سے زیادہ سچا خواب اس کا ہوتا ہے جو سب سے زیادہ سچا ہو۔وَأَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا۔(ترمذی:2270)

صبح صادق کے وقت کا خواب سچا ہوتا ہے:

سب سے زیادہ سچا خواب سحری (صبح صادق) کے وقت کا ہوتا ہے۔أَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْأَسْحَارِ۔(ترمذی:2274)

قیامت کے قریب خواب سچے ہوں گے:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: جب زمانہ قریب ہو جائے گا تو مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہو گا۔إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ۔(ترمذی:2270) ایک اور روایت میں ہے: آخری زمانے میں مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہو گا۔فِي آخِرِ الزَّمَانِ لَا تَكَادُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ۔(ترمذی:2291)

دن و رات برابر ہوں تو خواب سچے ہوتے ہیں:

اِقتراب زمان کی ایک تفسیر کے مطابق دن اور رات کا ایک دوسرے کے قریب ہونا ہے، یعنی جب دن اور رات دونوں برابر ہوں تو خواب سچے ہوتے ہیں۔قَالَ أَبُو دَاوُدَ: إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ يَعْنِي إِذَا اقْتَرَبَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ يَعْنِي يَسْتَوِيَانِ۔(ابوداؤد:5019)

نبی کریم ﷺ کے مبارک خواب

نبی کریم ﷺ کا خواب میں دودھ پینا:

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں سو رہا تھا کہ ایک دودھ کا پیالہ لایا گیا، میں نے اس میں سے پیا (اور اتنا پیا کہ سیراب ہو گیا، ایسا لگ رہا تھا کہ سیرابی میرے ہاتھ پاؤں سے نکل رہی ہے) اور جو باقی بچا وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو

دے دیا، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ ! آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "علم"۔بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ، ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ، قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «العِلْمَ»۔(ترمذی:2284)فَشَرِبْتُ مِنْهُ، حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ مِنْ أَطْرَافِي۔(بخاری:7007)

نبی کریم ﷺ کا خواب میں کرتے دیکھنا:

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کئے جارہے ہیں انہوں نے کرتے پہن رکھے ہیں، کسی کا کرتہ چھاتیوں تک اور کسی کا اس سے نیچے تک ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے سامنے پیش کیے گئے تو میں نے دیکھا کہ ان پر ایک قمیص ہے جسے وہ گھسیٹ رہے ہیں، صحابہ کرام نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ: آپ اس کی کیا تعبیر فرماتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا:"دین"۔بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ، وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ فَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ، قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ:«الدِّينَ»۔(ترمذی:2285)

نبی کریم ﷺ کا خواب میں ورقہ بن نوفل کو دیکھنا:

ایک دفعہ نبی کریم ﷺ سے ورقہ بن نوفل کے متعلق پوچھا گیا(کہ وہ کس حال میں ہیں، جنت میں یا دوزخ میں) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ انہوں نے آپ ﷺ کی رسالت کی تصدیق کی تھی پھر آپ ﷺ کے اعلان سے پہلے وہ انتقال کر گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے وہ خواب میں دکھائے گئے تو ان کے بدن پر سفید رنگ کے کپڑے تھے اگر وہ دوزخی ہوتے تو کسی اور رنگ کے کپڑے ہوتے۔ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَرَقَةَ، فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ: إِنَّهُ كَانَ صَدَّقَكَ وَلَكِنَّهُ مَاتَ قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أُرِيتُهُ فِي الْمَنَامِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ بَيَاضٌ، وَلَوْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَكَانَ عَلَيْهِ لِبَاسٌ غَيْرُ ذَلِكَ۔(ترمذی:2288)

نبی کریم ﷺ کا خواب میں ڈول نکالتے ہوئے دیکھنا:

ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے اپنا خواب بیان فرمایا کہ میں نے بہت سے لوگوں کو ایک کنوئیں پر جمع ہوتے ہوئے دیکھا، پھر ابو بکر نے ایک دو ڈول پانی کھینچا اور ان کے کھینچنے میں کمزوری تھی جس پر اللہ تعالیٰ انہیں معاف کریں گے، پھر عمر کھڑے ہوئے تو وہ ڈول بہت بڑا ہو گیا، میں نے کسی پہلوان کو ان کی طرح حیرت انگیز کام کرتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو کر اپنی آرام گاہوں میں چلے گئے۔رَأَيْتُ النَّاسَ اجْتَمَعُوا فَنَزَعَ أَبُو بَكْرٍ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ فِيهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ قَامَ عُمَرُ فَنَزَعَ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ۔(ترمذی:2289)

نبی کریم ﷺ کا خواب میں سیاہ فام عورت دیکھنا:

ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے اپنا خواب بیان فرمایا کہ میں نے خواب میں ایک سیاہ فام عورت کو دیکھا جس کے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے وہ مدینہ سے نکلی اور "مَهْيَعَة" یعنی "جُحْفَة" کے مقام پر جا کر ٹھہر گئی اس کی تعبیر یہ ہے کہ ایک وباء مدینہ طیبہ میں آئے گی جو جُحفة منتقل ہو جائے گی۔رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى قَامَتْ بِمَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ وَأَوَّلْتُهَا وَبَاءَ الْمَدِينَةِ يُنْقَلُ إِلَى الْجُحْفَةِ۔(ترمذی:2290)

نبی کریم ﷺ کا خواب میں سونے کے کنگن دیکھنا:

ایک خواب آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: میں نے خواب میں اپنے دونوں ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن دیکھے، مجھے انہوں نے فکر میں ڈال دیا، پھر مجھ پر وحی کی گئی کہ ان دونوں کو پھونک ماروں پس میں نے پھونک ماری تو وہ دونوں اڑ گئے۔ میں نے ان کی تعبیر یہ کی ہے کہ میرے بعد دو جھوٹے (نبوت کے دعوے دار) نکلیں گے ایک کا

نام مسیلمہ ہو گا جو یمامہ سے نکلے گا اور دوسرا عنسی جو صنعاء سے نکلے گا۔ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَهَمَّنِي شَأْنُهُمَا فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنْ أَنْفُخَهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا كَاذِبَيْنِ يَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِي يُقَالُ لِأَحَدِهِمَا: مُسَيْلِمَةُ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ وَالْعَنْسِيُّ صَاحِبُ صَنْعَاءَ۔(ترمذی:2292)

زمین کے خزانوں کی چابیاں ملنا :

ایک موقع پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جامع باتیں دے کر بھیجا گیا ہوں اور رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے۔ پس (ایک دن) اس حال میں کہ میں سو رہا تھا میرے پاس زمین کے تمام خزانوں کی چابیاں لا کر میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے (اس حدیث کو بیان کر کے) کہا کہ رسول اللہ ﷺ تو (دنیا سے) تشریف لے گئے اور اب تم ان خزانوں کو نکال رہے ہو۔ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَبَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ الْبَارِحَةَ إِذْ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ حَتَّى وُضِعَتْ فِي يَدِيقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ:فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَنْتَقِلُونَهَا۔(بخاری:6998)

نبی کریم ﷺ کا خواب میں حضرت مسیح صادق علیہ السلام اور مسیح کاذب کو دیکھنا:

نبی کریم ﷺ نے ایک دفعہ خواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اور دجال کذاب کو دیکھا، چنانچہ ارشاد فرمایا:

میں نے رات خواب میں خود کو کعبہ کے پاس دیکھا (اور دیکھا کہ) ایک شخص بہت اچھا گندمی رنگ والا جس کے بال کندھوں تک (کنگھی کی وجہ سے) صاف سیدھے تھے، اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا، وہ اپنے دونوں ہاتھ دو شخصوں کے کندھوں پر رکھے ہوئے کعبے کا طواف کر رہا ہے۔ میں نے کہا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ مسیح ابن مریم علیہما السلام ہیں۔ پھر ان کے پیچھے میں نے ایک اور شخص کو دیکھا جو سخت گھونگھریالے بال اور داہنی آنکھ سے کانا تھا، جن لوگوں کو میں نے دیکھا ہے کہ ان سب میں وہ عبد العزیٰ بن قطن کے بہت مشابہ ہے، (جو جاہلیت کے دور میں مر گیا تھا) وہ اپنے دونوں ہاتھ ایک شخص کے کندھوں پر رکھے کعبے کا طواف کر رہا ہے تو میں نے کہا کہ یہ

کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ مسیح دجال ہے۔أُرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الكَعْبَةِ، فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ، كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ، لَهُ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ، قَدْ رَجَّلَهَا، تَقْطُرُ مَاءً، مُتَّكِئًا عَلَى رَجُلَيْنِ أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ، يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَسَأَلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقِيلَ: المَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ، ثُمَّ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ، أَعْوَرِ العَيْنِ اليُمْنَى، كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ، فَسَأَلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقِيلَ: المَسِيحُ الدَّجَّالُ۔(بخاری:6999)

نبی کریم ﷺ کا جنت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا محل دیکھنا:

میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں ہوں، ایک عورت کسی محل کے کنارے وضو کر رہی تھی، میں نے پوچھا کہ یہ کس کا محل ہے؟ اُس نے کہا حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا، پس (میں نے چاہا کہ اندر داخل ہو جاؤں لیکن) مجھے عمر کی غیرت یاد آ گئی، پس میں وہاں سے چلا گیا۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ یہ سن کر رونے لگے، پھر فرمایا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، کیا میں آپ پر بھی غیرت کروں گا؟بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، رَأَيْتُنِي فِي الجَنَّةِ، فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ، قُلْتُ: لِمَنْ هَذَا القَصْرُ؟ قَالُوا: لِعُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَبَكَى عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ ثُمَّ قَالَ: أَعَلَيْكَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَغَارُ؟۔(بخاری:7023)

نبی کریم ﷺ کا خواب میں سمندری جہاد دیکھنا:

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے اور یہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں۔ ایک دن آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے تو انھوں نے آپ ﷺ کو کھانا کھلایا اور آپ ﷺ کے سر کو اس طرح دیکھنے لگیں جیسے جوئیں دیکھتے ہیں۔ آپ ﷺ سو گئے اور پھر جب اٹھے تو ہنستے ہوئے اٹھے۔ حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! کس سبب سے آپ ہنس رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے چند لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہوئے مجھ کو دکھائے گئے، سمندر کے درمیان

(جہازوں پر) سوار بادشاہوں کی طرح یا مثل بادشاہوں کے تختوں پر بیٹھے ہوئے۔ یہ شک اسحاق راوی کو ہوا ہے۔ ام حرامؓ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! اللہ سے دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو ان لوگوں میں سے کرے۔ آپ ﷺ نے ان کے لیے دعا مانگی اور پھر سر رکھ کر سو گئے۔ پھر ہنستے ہوئے جاگے۔ ام حرامؓ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (اب) کس وجہ سے آپ ہنس رہے ہیں؟ فرمایا: "میری امت کے چند لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے میرے سامنے پیش کیے گئے۔" جیسا کہ پہلی مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا۔ یہ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ آپ اللہ سے دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو ان لوگوں میں سے کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم پہلوں میں سے ہو۔" چنانچہ ام حرام رضی اللہ عنہا سیدنا معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں (پہلی اسلامی) سمندر میں کشتی پر سوار ہوئیں اور سمندر سے نکلنے کے وقت اپنی سواری کے جانور سے گر کر فوت ہو گئیں۔ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ، وَجَعَلَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ، فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: "نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ، يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هَذَا البَحْرِ.........(بخاری:7001)

نبی کریم ﷺ کا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو خواب میں دیکھنا:

نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میں نے تمہیں دو دفعہ خواب میں دیکھا کہ تم ایک ریشمی کپڑے کے ٹکڑے میں (لپٹی ہوئی) ہو اور (مجھ سے) کہا جاتا ہے کہ یہ تمہاری بیوی ہے۔ میں نے جو کھول کر دیکھا تو اندر تم ہی تھیں، میں نے (اپنے دل میں) کہا کہ اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے تو اللہ اس کو ضرور پورا کرے گا۔ أُرِيتُكِ فِي المَنَامِ مَرَّتَيْنِ، أَرَى أَنَّكِ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ، وَيَقُولُ: هَذِهِ امْرَأَتُكَ، فَاكْشِفْ عَنْهَا، فَإِذَا هِيَ أَنْتِ، فَأَقُولُ: إِنْ يَكُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمْضِهِ۔(بخاری:3895)

نبی کریم ﷺ کا خواب میں اپنا دار الہجرۃ دیکھنا :

میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کھجوروں والی زمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں تو مجھے یہ خیال ہوا کہ یہ یمامہ ہجر ہے لیکن وہ تو مدینہ تھا۔رَأَيْتُ فِي المَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ، فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى أَنَّهَا اليَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ، فَإِذَا هِيَ المَدِينَةُ يَثْرِبُ۔(بخاری:3622)

نبی کریم ﷺ کا خواب میں تلوار کے ٹوٹنے اور جڑنے کو دیکھنا:

اور میں نے اسی خواب میں (جس میں آپ ﷺ کو دار الہجرۃ دکھایا گیا تھا) دیکھا کہ میں نے تلوار ہلائی تو اس کا سر الگ ہو گیا معلوم ہو گیا کہ یہ وہ نقصان تھا جو احد کے دن اہل ایمان کو ہوا پھر میں نے دوبارہ تلوار کو حرکت دی تو وہ پہلے سے بھی اچھی ہو گئی یہ وہ فتح ہے جو اللہ نے تعالیٰ نے عطاء فرمائی۔وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا، فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ المُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ، ثُمَّ هَزَزْتُهُ بِأُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ المُؤْمِنِينَ وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقَرًا، وَاللَّهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُمُ المُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ، وَإِذَا الخَيْرُ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الخَيْرِ وَثَوَابِ الصِّدْقِ، الَّذِي آتَانَا اللَّهُ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ۔(بخاری:3622)

نبی کریم ﷺ کا اسماءِ حسنہ سے اچھی تعبیر لینا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے ایک رات کو نیند کی حالت میں دیکھنے والے کی طرح یعنی خواب دیکھا کہ جیسے ہم عقبہ بن رافع کے گھر میں ہیں، پس ہمارے آگے تر کھجوریں لائی گئیں، جس کو "ابن طاب" کی کھجور کا نام دیا جاتا ہے۔ میں نے اس کی تعبیر یہ کی کہ ہمارا درجہ دنیا میں بلند ہو گا، آخرت میں نیک انجام ہو گا اور یقیناً ہمارا دین بہتر اور عمدہ ہے۔رَأَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فِيمَا يَرَى النَّائِمُ، كَأَنَّا فِي

دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ، فَأُتِينَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ، فَأَوَّلْتُ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا، وَالْعَاقِبَةَ فِي الْآخِرَةِ، وَأَنَّ دِينَنَا قَدْ طَابَ۔(مسلم:2270)

فائدہ:...... نبی کریم ﷺ نے مذکورہ خواب میں در اصل "اسماءِ حسنہ" سے اچھی تعبیر لی ہے، کیونکہ اسمیں آپ ﷺ نے "عقبہ" کے لفظ سے عاقبت (آخرت) کو لیا، "رافع" کے لفظ سے رفعت (بلندی) کو لیا اور "ابن طاب" کے لفظ سے طِیبِ الدِّین (دین کی پاکیزگی اور عمدگی) کو لیا۔ اِس سے معلوم ہوا کہ تعبیر لیتے ہوئے اسمائے حسنہ کو اور اچھی کنیتوں کو بھی مدِ نظر رکھنا چاہیئے۔(مرقاۃ المفاتیح:7/2922)

نبی کریم ﷺ کا اللہ تعالیٰ کو خوب میں دیکھنا:

نبی کریم ﷺ نے اپنا خواب بیان فرمایا: میں نے اپنے پروردگار بزرگ و برتر کو (خواب میں) بہت ہی اچھی صورت میں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پوچھا کہ مقربین فرشتے کس معاملے میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: پروردگار! تو ہی بہتر جانتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ (یہ سن کر) اللہ تعالیٰ نے (اپنی شان کے مطابق) میرے کندھوں کے درمیان اپنا ہاتھ رکھا جس کے ٹھنڈک مجھے اپنے سینہ پر محسوس ہوئی (اور اس کی وجہ سے) میں زمین و آسمان کی تمام چیزوں کو جان گیا، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی:

﴿وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ﴾۔(الانعام:75)

ترجمہ:......اور اس طرح ہم نے ابراہیم کو زمین و آسمانوں کا تصرف دکھایا تاکہ وہ یقین کرنے والے لوگوں میں شامل ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا (یعنی آپ کو زمین و آسمانوں کا علم دینے کے بعد سوال فرمایا، کہ اے محمد! (ﷺ) آپ کو معلوم ہے کہ مقربین فرشتے کس معاملے میں بحث کر رہے ہیں؟ (آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ) میں نے عرض کیا،

ہاں! میں جانتا ہوں کفارات (یعنی گناہوں کو ختم کرنے والی چیزوں) کے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں اور وہ کفارات (یہ) ہیں کہ نمازوں کے بعد مسجدوں میں (دوسرے وقت کی نماز کے انتظار میں یاذکر و تسبیح کے لیے) بیٹھا جائے اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے پیدل چلا جائے اور سختی کے وقت (مثلاً بیماری یا سردی میں اعضائے وضو پر) وضو کا پانی اچھی طرح پہنچایا جائے (لہذا) جس نے یہ کیا (یعنی مذکورہ اعمال کئے) وہ بھلائی پر زندہ رہے گا اور بھلائی ہی پر مرے گا اور گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے گا گویا اس کی ماں نے آج ہی اس کو جنا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے محمد! جب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نماز سے فارغ ہولیں تو یہ دعا پڑھ لیا کیجیے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ، وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُونٍ یعنی اے اللہ! میں تجھ سے نیکیوں کے کرنے اور برائیوں کے چھوڑنے اور مسکینوں کی دوستی کا سوال کرتا ہوں اور جب تو بندوں میں گمراہی ڈالنے (یا انہیں سزا دینے) کا ارادہ کرے تو مجھے بغیر گمراہی کے اٹھا لیجیے۔ اور اللہ تعالیٰ (رسول اللہ ﷺ کی تعلیم میں زیادتی کے لیے) فرماتا ہے (یا خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) کہ درجات (یعنی وہ اعمال جن سے بندے کے درجات بارگاہ حق میں بلند ہوتے ہیں) یہ ہیں کہ (ہر مسلمان کو خواہ وہ آشنا ہو یا نا آشنا) سلام کیا جائے۔ (اللہ کی راہ میں مسکینوں کو) کھانا کھلایا جائے اور رات کو اس وقت جب کہ لوگ سو رہے ہوں نماز پڑھی جائے۔ أَتَانِي اللَّيْلَةَ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ، - قَالَ أَحْسَبُهُ فِي الْمَنَامِ - فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِي فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الأَعْلَى؟ " قَالَ: " قُلْتُ: لَا "، قَالَ: «فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ» أَوْ قَالَ: " فِي نَحْرِي، فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ، قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، هَلْ تَدْرِي فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الأَعْلَى؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فِي الْكَفَّارَاتِ، وَالْكَفَّارَاتُ الْمُكْثُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، وَالْمَشْيُ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ، وَإِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي الْمَكَارِهِ، وَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ، وَكَانَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِذَا صَلَّيْتَ فَقُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ

الْمَسَاكِينِ، وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُونٍ، قَالَ: وَالدَّرَجَاتُ إِفْشَاءُ السَّلَامِ، وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ، وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ۔(ترمذی:3233)

۔رَأَيْتُ كَأَنِّي أُتِيتُ بِكُتْلَةِ تَمْرٍ فَعَجَمْتُهَا فِي فَمِي، فَوَجَدْتُ فِيهَا نَوَاةً آذَتْنِي، فَلَفَظْتُهَا، ثُمَّ أَخَذْتُ أُخْرَى فَعَجَمْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيهَا نَوَاةً، فَلَفَظْتُهَا، ثُمَّ أَخَذْتُ أُخْرَى فَعَجَمْتُهَا، فَوَجَدْتُ فِيهَا نَوَاةً فَلَفَظْتُهَا، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: دَعْنِي فَلْأَعْبُرْهَا، قَالَ: قَالَ: اعْبُرْهَا، قَالَ: هُوَ جَيْشُكَ الَّذِي بَعَثْتَ يَسْلَمُ، وَيَغْنَمُ فَيَلْقَوْنَ رَجُلًا، فَيَنْشُدُهُمْ ذِمَّتَكَ فَيَدَعُونَهُ، ثُمَّ يَلْقَوْنَ رَجُلًا، فَيَنْشُدُهُمْ ذِمَّتَكَ، فَيَدَعُونَهُ، ثُمَّ يَلْقَوْنَ رَجُلًا فَيَنْشُدُهُمْ ذِمَّتَكَ فَيَدَعُونَهُ، قَالَ: كَذَلِكَ قَالَ الْمَلَكُ۔(مسند احمد:15288)

۔رَأَيْتُ كَأَنِّي مُرْدِفٌ كَبْشًا، وَكَأَنَّ ضَبَّةَ سَيْفِي انْكَسَرَتْ، فَأَوَّلْتُ أَنْ أَقْتُلَ كَبْشَ الْقَوْمِ، وَأَوَّلْتُ أَنَّ ضَبَّةَ سَيْفِي رَجُلٌ مِنْ عِتْرَتِي، فَقُتِلَ حَمْزَةُ، وَقَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلْحَةَ وَكَانَ صَاحِبَ لِوَاءِ الْمُشْرِكِينَ۔(مستدرک حاکم:4896)

۔إِنِّي رَأَيْتُ أَنِّي فِي دِرْعٍ حَصِينَةٍ، فَأَوَّلْتُهَا الْمَدِينَةَ، وَأَنِّي مُرْدِفٌ كَبْشًا، فَأَوَّلْتُهُ كَبْشَ الْكَتِيبَةِ، وَرَأَيْتُ أَنَّ سَيْفِي ذَا الْفَقَارِ، فُلَّ فَأَوَّلْتُهُ فَلًّا فِيكُمْ، وَرَأَيْتُ بَقَرًا تُذْبَحُ، فَبَقَرٌ، وَاللَّهِ خَيْرٌ، فَبَقَرٌ وَاللَّهِ خَيْرٌ۔(مستدرک حاکم:2588)

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مبارک خواب

ایک صحابی کا آسمان سے ترازو اترتے ہوئے دیکھنا:

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟ ایک شخص نے عرض کیا: جی ہاں! میں نے دیکھا ہے کہ آسمان سے ایک ترازو اتارا گیا ہے پھر آپ کا اور حضرت ابو بکر کا وزن کیا گیا آپ زیادہ وزنی تھے، پھر حضرت ابو بکر اور عمر کا وزن کیا گیا تو عمر بھاری تھے، پھر حضرت عمر اور عثمان کا وزن کیا گیا تو عمر بھاری تھے، پھر ترازو اٹھا لیا گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ خواب سننے کے بعد ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے۔ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ: «مَنْ رَأَى مِنْكُمْ رُؤْيَا»؟ فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا رَأَيْتُ كَأَنَّ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ أَنْتَ وَأَبُو بَكْرٍ فَرَجَحْتَ أَنْتَ بِأَبِي بَكْرٍ، وَوُزِنَ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ فَرَجَحَ أَبُو بَكْرٍ، وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ، ثُمَّ رُفِعَ المِيزَانُ، فَرَأَيْنَا الكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (ترمذی:2285)

ایک خواب جس کی تعبیر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بیان کی:

ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے آج کی رات خواب میں ایک سائبان دیکھا جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے، لوگ اسے ہاتھوں سے لے کر پی رہے ہیں، کچھ زیادہ لیتے ہیں اور کچھ کم، اور ایک رسی دیکھی جو آسمان سے زمین تک متصل ہے، پھر میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اس کو پکڑ کر اوپر چڑھ گئے پھر ایک اور شخص نے اسے پکڑا اور اوپر چڑھ گیا پھر ایک اور شخص نے پکڑا تو وہ ٹوٹ گئی مگر وہ اس کے لئے جوڑ دی گئی اور وہ بھی چڑھ گیا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اللہ کی قسم! مجھے اس کی تعبیر بتانے دیجئے آپ نے فرمایا: بتاؤ، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بادل سے مراد "اسلام" ہے اور اس سے برسنے والا گھی اور شہد "قرآن مجید کی نرمی اور مٹھاس" ہے، زیادہ اور کم حاصل کرنے والوں سے قرآن پاک سے زیادہ اور کم نفع حاصل کرنے والے لوگ مراد ہیں، آسمان سے زمین تک متصل رسی "دین" جس پر آپ ہیں، آپ نے اسے اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ مرتبہ عطا فرمادیا، پھر آپ کے بعد

ایک شخص اسے اختیار کرے گا وہ بھی بلند ہو گا، پھر ایک اور شخص پکڑے گا وہ بھی بلند ہو گا، پھر ایک شخص اور پکڑے گا تو وہ ٹوٹ جائے گی پھر اس کے لئے رسی ملائی جائے گی اور وہ بھی بلند ہو جائے گا۔ یارسول اللہ! بتایئے میں نے صحیح تعبیر کی یا غلط؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ صحیح ہے اور کچھ میں خطا واقع ہوئی، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ میری غلطی کی اصلاح کیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم نہ دو۔ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ، يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ ظُلَّةً يَنْطِفُ مِنْهَا السَّمْنُ وَالعَسَلُ وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَسْتَقُونَ بِأَيْدِيهِمْ فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَرَأَيْتُ سَبَبًا وَاصِلًا مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الأَرْضِ وَأَرَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ بَعْدَكَ فَعَلَا ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ بَعْدَهُ فَعَلَا، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ فَقُطِعَ بِهِ، ثُمَّ وُصِلَ لَهُ فَعَلَا بِهِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَيْ رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي وَاللَّهِ لَتَدَعَنِّي أَعْبُرُهَا فَقَالَ: «اعْبُرْهَا»، فَقَالَ: أَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الإِسْلَامِ، وَأَمَّا مَا يَنْطِفُ مِنَ السَّمْنِ وَالعَسَلِ فَهُوَ القُرْآنُ لِينُهُ وَحَلَاوَتُهُ، وَأَمَّا الْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ فَهُوَ الْمُسْتَكْثِرُ مِنَ القُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ مِنْهُ، وَأَمَّا السَّبَبُ الوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الأَرْضِ فَهُوَ الحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ فَأَخَذْتَ بِهِ فَيُعْلِيكَ اللَّهُ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بَعْدَهُ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهِ ثُمَّ يُوصَلُ لَهُ فَيَعْلُو، أَيْ رَسُولَ اللَّهِ لَتُحَدِّثَنِّي أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا»، قَالَ: أَقْسَمْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي لَتُخْبِرَنِّي مَا الَّذِي أَخْطَأْتُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تُقْسِمْ»۔(ترمذی:2293)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے خواب کی تعبیر میں کیا غلطی واقع ہوئی تھی:

اس غلطی کی تین توجیہات کی گئی ہیں:

1. حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے گھی اور شہد کی تعبیر "قرآن مجید کی نرمی اور مٹھاس" سے کی ہے، حالانکہ اس کی تعبیر "قرآن وحدیث" سے کرنی چاہیئے تھی۔

2. حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا تعبیر بیان کرنے میں پیش قدمی کرنا اُن کی چوک تھی، انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تعبیر بیان کرنے کا موقع دینا چاہیے تھا۔

3. حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تعبیر دینے میں رسّی پکڑنے والے والوں کی تعیین نہ کرنا اُن کی چوک تھی۔

لیکن صحیح بات یہ ہے کہ یہ تینوں توجیہات درست نہیں ہیں، اِس لئے کہ قرآن وحدیث ایک ہی ہیں، لہٰذا "قرآن مجید کی نرمی اور مٹھاس" میں حدیث بھی داخل ہے۔ اور اُنہوں نے چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے کر تعبیر دی تھی اِس لئے یہ بھی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کوتاہی قرار نہیں دی جاسکتی۔ اور رسّی پکڑنے والوں کی تعیین نہ کرنا بھی کوتاہی نہیں، اِس لئے کہ یہ تو کلام میں اجمال ہے جس کو کوتاہی نہیں کہا جاسکتا۔ لہٰذا زیادہ سے زیادہ جس بات کو کوتاہی کہا جاسکتا ہے وہ یہ ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تیسرے شخص (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) کے بارے میں یہ کہا تھا کہ پھر اُس کے لئے رسّی کو جوڑ دیا جائے گا اور وہ بھی اُس کے ذریعہ اوپر چڑھ جائے گا، حالانکہ یہ مراد نہیں تھی، اِس لئے کہ وہ تیسرا شخص جس کی رسّی ٹوٹ گئی وہ تو شہید ہو گیا، رسّی کو جوڑے جانے کے بعد چڑھنے والا شخص اُس کے بعد چوتھا شخص ہے یعنی حضرت علی کرّم اللہ وجہہ۔ (تحفۃ الالمعی:6/75)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا خواب:

سیدنا عبداللہ بن سلام کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ایک خواب دیکھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا کہ میں ایک باغ میں ہوں اور اس کی کشادگی اور سرسبزی کی تعریف کی، اور اس کے درمیان میں ایک لوہے کا ستون ہے جس کا پایہ زمین میں ہے اور سر آسمان میں، اس کے اوپر کی طرف ایک کڑا لگا ہے۔ تو مجھے کہا گیا کہ اس کے اوپر چڑھ۔ میں نے کہا کہ میں اتنی طاقت نہیں رکھتا (نہیں چڑھ سکتا) پھر ایک خدمتگار آیا اور اس نے پیچھے کی طرف سے میرے کپڑے اٹھا دیے، پس میں چڑھنے لگا یہاں تک کہ چوٹی پر پہنچ گیا اور میں نے وہ کڑا پکڑ لیا تو مجھ سے کہا گیا کہ مضبوطی سے تھامے رکھ۔ جب تک میں نیند سے اٹھا یہ کڑا تھامے رہا۔

میں نے یہ خواب نبی ﷺ سے بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: " باغ سے دین اسلام مراد ہے اور ستون سے مراد اسلام کا ستون (کلمہ شہادت یا پانچوں ارکان) اور کڑا عروۃ الوثقی ہے اور تو اپنی موت تک اسلام پر قائم رہے گا۔ رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ، وَرَأَيْتُ كَأَنِّي فِي رَوْضَةٍ - ذَكَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخُضْرَتِهَا- وَسْطَهَا عَمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ، أَسْفَلُهُ فِي الأَرْضِ، وَأَعْلاَهُ فِي السَّمَاءِ، فِي أَعْلاَهُ عُرْوَةٌ، فَقِيلَ لِي: ارْقَ، قُلْتُ: لاَ أَسْتَطِيعُ، فَأَتَانِي مِنْصَفٌ، فَرَفَعَ ثِيَابِي مِنْ خَلْفِي، فَرَقِيتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلاَهَا، فَأَخَذْتُ بِالعُرْوَةِ، فَقِيلَ لَهُ: اسْتَمْسِكْ فَاسْتَيْقَظْتُ، وَإِنَّهَا لَفِي يَدِي، فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:تِلْكَ الرَّوْضَةُ الإِسْلاَمُ، وَذَلِكَ العَمُودُ عَمُودُ الإِسْلاَمِ، وَتِلْكَ العُرْوَةُ عُرْوَةُ الوُثْقَى، فَأَنْتَ عَلَى الإِسْلاَمِ حَتَّى تَمُوتَ۔(بخاری:3813)

حضرت اُمّ الفضل رضی اللہ عنہا کا خواب:

حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میرے گھر میں آپ ﷺ کے اعضاء میں سے کوئی ٹکڑا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اچھا خواب دیکھا، فاطمہ کے یہاں لڑکا ہو گا، تم اس کو دودھ پلاؤ گی، چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت حسین یا حسن رضی اللہ عنہ ہوئے تو میں نے انہیں دودھ پلایا، اس وقت میں قثم کی زوجیت میں تھی، میں اس بچہ کو لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں لائی اور آپ ﷺ کی گود میں بٹھادیا، بچے نے پیشاب کر دیا تو میں نے اس کے کندھے پر مارا، اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: تم نے میرے بچہ کو تکلیف دی، اللہ تم پر رحم فرمائے۔ قَالَتْ أُمُّ الْفَضْلِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ كَأَنَّ فِي بَيْتِي عُضْوًا مِنْ أَعْضَائِكَ، قَالَ: «خَيْرًا رَأَيْتِ، تَلِدُ فَاطِمَةُ غُلَامًا فَتُرْضِعِيهِ» ، فَوَلَدَتْ حُسَيْنًا، أَوْ حَسَنًا، فَأَرْضَعَتْهُ بِلَبَنِ قُثَمٍ، قَالَتْ: فَجِئْتُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ، فَبَالَ، فَضَرَبْتُ كَتِفَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:«أَوْجَعْتِ ابْنِي، رَحِمَكِ اللَّهُ»۔(ابن ماجہ:3923)

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی شان میں ایک خواب:

حضرت امّ علاء انصاریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا کہ اُن کے لئے ایک نہر ہے جس کا پانی جاری ہے (چل رہا ہے) میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ خواب بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دراصل اُس کا عمل ہے جس کا ثواب اُس کے لئے جاری ہو گیا ہے۔ رَأَيْتُ لِعُثْمَانَ فِي النَّوْمِ عَيْنًا تَجْرِي، فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: «ذَاكِ عَمَلُهُ يَجْرِي لَهُ»۔ (بخاری:7018)

ایک صحابی کا قلم اور دوات کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھنا:

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے خواب میں دیکھا (ایک) درخت کے سائے میں بیٹھا ہوں اور میرے پاس دوات (روشنائی۔Ink) ہے، میں نے "سورہ ص" شروع سے لکھنا شروع کر دیا یہاں تک کہ سجدہ کی آیت تک پہنچا تو (میں نے دیکھا کہ) دوات، کاغذ اور درخت نے بھی سجدہ کیا، میں نے سنا کہ وہ سجدہ میں یہ پڑھ رہے تھے : اللَّهُمَّ احْطُطْ بِهَا وِزْرًا، وَأَحْرِزْ بِهَا شُكْرًا، وَأَعْظِمْ بِهَا أَجْرًا۔ اے اللہ! اِس کی برکت سے (ہمارے) بوجھ کو کم کر دیجئے اور شکر کو محفوظ کر دیجئے اور اجر کو بڑھا دیجئے۔ اُس کے بعد وہ چیزیں اپنی اصلی حالت میں لوٹ آئیں اور ویسے ہی ہو گئیں جیسے پہلے تھیں۔ جب میں جاگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خواب سنایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے بھلائی دیکھی ہے اور بھلائی ہی واقع ہو گی۔ تم سو گئے، تمہاری آنکھ سو گئی تھی، تم نے ایک نبی (حضرت داؤد علیہ السلام) کی توبہ کا ذکر کیا ہے اور اس وقت تم مغفرت کی امید کرتے ہو اور جس چیز کی تم امید کرتے ہو ہم بھی اُسی کی امید کرتے ہیں۔ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنِّي جَالِسٌ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ، وَمَعِي دَوَاةٌ وَقِرْطَاسٌ، وَأَنَا أَكْتُبُ مِنْ أَوَّلِ ص، حَتَّى بَلَغْتُ السَّجْدَةَ، فَسَجَدَتِ الدَّوَاةُ وَالْقِرْطَاسُ وَالشَّجَرَةُ، وَسَمِعْتُهُنَّ يَقُلْنَ فِي سُجُودِهِنَّ: اللَّهُمَّ احْطُطْ بِهَا وِزْرًا، وَأَحْرِزْ بِهَا شُكْرًا، وَأَعْظِمْ بِهَا أَجْرًا. وَعُدْنَ كَمَا كُنَّ، فَلَمَّا

اسْتَيْقَظْتُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ، فَقَالَ: «خَيْرًا رَأَيْتَ، وَخَيْرًا يَكُونُ، نِمْتَ وَنَامَتْ عَيْنُكَ، تَوْبَةُ نَبِيٍّ ذَكَرْتَ، تَرَقَّبْ عِنْدَهَا مَغْفِرَةً۔(ابن السنی:694)

خواب سے متعلّق چند اہم ابحاث اور تشریحات

خواب نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزء ہے:

نبوّت کا جزء ہونے کا مطلب:

1. علامہ تورپشتی ؒ فرماتے ہیں کہ نبوت کا جزء ہونے سے مراد "علم نبوت" کا جزء ہونا ہے، اور مطلب یہ ہے کہ نبوت تو باقی نہیں رہی لیکن نبوت کا علم باقی ہے۔(مرقاۃ المفاتیح:7/2913)

2. نبوّت کا جزء بطور مجاز کہا گیا ہے، اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر خواب نبی کریم ﷺ کا ہو تو وہ نبوّت کے اجزاء میں سے حقیقی طور پر ایک جزء ہوتا ہے (کیونکہ وہ نبی کے لئے وحی کا ایک حصہ ہوتا ہے) اور اگر غیر نبی کا خواب ہو تو اُسے مجازی طور پر نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزء کہا جاتا ہے۔إِنْ وَقَعَتِ الرُّؤْيَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ جُزْءٌ مِنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ حَقِيقَةً وَإِنْ وَقَعَتْ مِنْ غَيْرِ النَّبِيِّ فَهِيَ جُزْءٌ مِنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ عَلَى سَبِيلِ الْمَجَازِ ۔(تحفۃ الاحوذی:6/453)

3. حقیقی طور پر نبوّت کا جزء مراد ہے، اور اِس سے یہ لازم نہیں آتا کہ نبوت باقی ہے، بلکہ زیادہ سے زیادہ یہ سمجھ آتا ہے کہ نبوّت کا ایک جزء باقی ہے اور نبوت کے جزء کے باقی ہونے سے پوری نبوت کا باقی ہونا لازم نہیں آتا۔

چنانچہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ کہنے میں کوئی حرج نہیں کہ نبوت کے جزء ہونے سے مراد بغیر کسی تاویل کے نبوت کا جزء ہی مراد ہے، کیونکہ اِس سے یہ لازم نہیں آتا کہ نبوت باقی ہے، کیونکہ نبوت کا جزء نبوت نہیں ہے، اور پھر اس کی تو خود صراحۃً "ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ" میں نفی کر دی گئی ہے کہ نبوت ختم ہو چکی ہے۔ نیز کسی چیز کے جزء کے باقی رہنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ چیز بذاتِ خود باقی ہو، مثلاً: نماز کے جزء کو منفرداً نماز نہیں کہا جاتا، حج کے افعال میں سے کسی عمل کو حج نہیں کہا جاتا، ایمان کے شعبوں میں سے کسی ایک شعبہ ہی کو ایمان نہیں کہا جاتا۔

وَأَرَى الذَّاهِبِينَ إِلَى التَّأْوِيلَاتِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا قَدْ هَالَهُمُ الْقَوْلُ بِأَنَّ الرُّؤْيَا جُزْءٌ مِنَ النُّبُوَّةِ، وَقَدْ قَالَ:ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ، وَلَا حَرَجَ عَلَى أَحَدٍ فِي الْأَخْذِ بِظَاهِرِ هَذَا الْقَوْلِ، فَإِنَّ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ لَا يَكُونُ نُبُوَّةً، كَمَا أَنَّ جُزْءًا مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى الِانْفِرَادِ لَا يَكُونُ صَلَاةً، وَكَذَلِكَ عَمَلٌ مِنْ أَعْمَالِ الْحَجِّ، وَشُعْبَةٌ مِنْ شُعَبِ الْإِيمَانِ۔(مرقاۃ المفاتیح:7/2914)

مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ نبوت کے جزء کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"خواب میں انسان بعض اوقات ایسی چیزیں دیکھتا ہے جو اس کی قدرت میں نہیں، مثلاً یہ دیکھتا ہے کہ وہ آسمان پر اُڑ رہا ہے یا غیب کی ایسی چیزیں دیکھے جن کا علم اس کی قدرت میں نہیں تھا، تو اِس کا ذریعہ اللہ تعالیٰ کے اِلہام اور امداد کے اور کچھ نہیں ہو سکتا جو اصل میں نبوت کا خاصّہ ہے، اِس لئے اس کو نبوت کا ایک جزء قرار دیا گیا۔ واضح رہے کہ اچھے خواب جو کہ نبوت کا جزء ہوتے ہیں اُن کے باقی رہنے سے یہ نتیجہ نکالنا کہ نبوت باقی ہے جیسا کہ "مرزا غلام احمد قادیانی" نے سمجھا ہے، یہ ہرگز درست نہیں اور قرآن مجید کی نصوص قطعیہ اور بے شمار احادیث صحیحہ کے خلاف اور پوری امت کے اجماعی عقیدہ ختمِ نبوت کے سراسر منافی ہے"۔(معارف القرآن:5/20)

کون ساخواب نبوت کا جزء ہے:

احادیث طیبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر خواب نبوت کا جزء نہیں ہوتا، اسی طرح ہر شخص کا خواب نبوت کا جزء نہیں ہوتا، بلکہ وہ خواب جو اچھا ہو اور مسلمان نیک اور صالح شخص نے دیکھا ہو۔ گویا خواب کا نبوت کے جزء ہونے کے لیے تین شرطیں ہیں:

1. خواب دیکھنے والا مسلمان ہو۔ أَمَّا رُؤْيَا الْكَافِرِ فَلَا تُعَدُّ أَصْلًا۔(فتح الباری:12/362)
2. خواب دیکھنے والا نیک ہو۔ رُؤْيَا الْفَاسِقِ لَا تُعَدُّ فِي أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ۔(فتح الباری:12/362)
3. خواب اچھا ہو۔ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ إِنَّمَا كَانَتْ جُزْءًا مِنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ لِكَوْنِهَا مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى بِخِلَافِ الَّتِي مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا لَيْسَتْ مِنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ۔(فتح الباری:12/374)

پس اس سے معلوم ہوا کہ کافر اور فاسق کا خواب یا کوئی برا خواب نبوت کا جزء نہیں ہے۔

خواب نبوت کے اجزاء میں سے کون سا جزء ہے:

بہت سی روایات میں مومن کے خواب کو نبوّت کے اجزاء میں سے ایک جزء قرار دیا گیا ہے، البتہ خواب نبوّت کا کون سا جزء ہے، اس بارے میں روایات کے اندر مختلف اعداد نقل کیے گئے ہیں، تقریباً پندرہ اعداد منقول ہیں جن کو فتح الباری میں نقل کیا گیا ہے:

16—24—25—27—40—42—44—45—46—47—49—50—70—72—76

ان سب میں مشہور چھیالیس کا قول ہے اور یہی اکثر روایات میں نقل کیا گیا ہے۔(فتح الباری:12/363)

اختلافِ عدد سے متعلق چند روایات:

بغیر عدد کے: .... مسلمان کا خواب (اللہ تعالیٰ کی جانب سے بشارت ہے) اور یہ نبوت کا ایک حصہ ہے ۔رُؤْيَا الْمُسْلِمِ، وَهِيَ جُزْءٌ مِنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ۔(ترمذی:2272)

پچیس کی روایت: .... اچھے خواب نبوت کے پچیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ خَمْسَة وَعِشْرِيْن جُزْءاً من النُّبوَّة۔(کنز العمال:41401)

چھبیس کی روایت: .... مومن کا خواب نبوت کے چھبیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے ۔عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔(الاستذکار لابن عبدالبرّ:8/454)

چالیس کی روایت: .... مومن کے خواب نبوت کے چالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ أَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔(ترمذی:2278)

چوالیس کی روایت: .... اچھا خواب خود بندہ دیکھتا ہے یا اُس کے لئے دیکھا جاتا ہے اور یہ نبوت کے چوالیس یا ستر اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْعَبْدُ أَوْ تُرَى لَهُ، وَهِيَ جُزْءٌ مِنْ أَرْبَعَةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا، أَوْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔(تفسیر طبری:12/218)

پینتالیس کی روایت: .... اچھا خواب نبوت کے پینتالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ من خَمْسَة وأَرْبَعِينَ جُزْءاً من النُّبوَّة۔(الاستذکار لابن عبدالبرّ:8/455)

چھیالیس کی روایت:............ نیک آدمی کے اچھے خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہیں۔ الرُّؤْيَا الحَسَنَةُ، مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ، جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔(بخاری:6983)رُؤْيَا المُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔(ترمذی:2270)

انچاس کی روایت:............ اچھے خواب کے ذریعہ بندے کو(اللہ تعالیٰ کی طرف سے)خوشخبری دی جاتی ہے اور یہ نبوت کے انچاس اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يُبَشَّرُ بِهَا الْعَبْدُ، جُزْءٌ مِنْ تِسْعَةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔(تفسیر طبری:12/ 218)

پچاس کی روایت :............ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نقل کیا گیا ہے کہ خواب نبوّت کے پچاس اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔هِيَ جُزْءٌ مِنْ خَمْسِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔(طبرانی اوسط:5812)

ستر کی روایت :............ اچھے خواب نبوّت کے ستر اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔(مسلم:2265)

چھیتر کی روایت: .... سچے اور اچھے خواب نبوّت کے چھیتر اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَسَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔(طبرانی کبیر:10540)

اختلافِ عدد کی توجیہ:

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :ووجه الجمع اختلاف أحوال الرِّجال اخلاصهم و تفاوتهم فی صدق نیاتهم۔لوگوں کے احوال چونکہ اُن کے مخلص ہونے اور نیتوں میں سچے ہونے کے اعتبار سے مختلف ہوتے ہیں اِس لئے اُن کے خواب بھی نبوّت کا جزء ہونے میں چھوٹے بڑے ہوں گے۔ مثلاً: جو شخص جس قدر متقی اور نیت کے اعتبار سے سچا ہو گا اس کا خواب اسی قدر سچا ہو گا اور نبوّت کا جزء ہونے کا عدد چھوٹا ہو گا

اِسی طرح جو شخص جتنا اِخلاص اور نیّتِ صادقہ میں جس قدر کم ہوگا اُس کے خواب کا جزء ہونے کا عدد بھی بڑا ہوگا اور چھیالیس چونکہ ایک درمیانہ عدد ہے لہٰذا اکثر کی حالت کا اعتبار کرتے ہوئے اکثر روایات میں چھیالیس کا عدد ذکر کیا گیا ہے۔ واللہ اَعلَم۔(الکوکب الدری:3/191)

علّامہ ابن عبد البرّ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی قریب قریب یہی توجیہ بیان کی ہے کہ یہ اختلافِ عدد لوگوں کے احوال کے مختلف ہونے کے اعتبار سے ہے۔اخْتِلَافُ الْآثَارِ فِي هَذَا الْبَابِ فِي عَدَدِ أَجْزَاءِ الرُّؤْيَا لَيْسَ ذَلِكَ عندي اختلاف متضاد متدافع- وَاللَّهُ أَعْلَمُ- لِأَنَّهُ يَحْتَمِلُ أَنْ تَكُونَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةَ مِنْ بَعْضِ مَنْ يَرَاهَا عَلَى حَسَبِ مَا يَكُونُ مِنْ صِدْقِ الْحَدِيثِ، وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ، وَالدِّينِ الْمَتِينِ، وَحُسْنِ الْيَقِينِ، فَعَلَى قَدْرِ اخْتِلَافِ الناس فِيمَا وَصَفْنَاهُ تَكُونُ الرُّؤْيَا مِنْهُمْ عَلَى الْأَجْزَاءِ الْمُخْتَلِفَةِ الْعَدَدِ، فَمَنْ خَلَصَتْ نِيَّتُهُ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ وَيَقِينُهُ وَصَدَقَ حَدِيثُهُ، كَانَتْ رُؤْيَاهُ أَصْدَقَ، وَإِلَى النُّبُوَّةِ أَقْرَبَ۔(قرطبی:9/123)



چھیالیس کے عدد کی توجیہ:

اس کی توجیہات میں مختلف اقوال ہیں، راجح یہ ہے کہ اِس کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے کہ چھیالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہونے سے کیا مراد ہے، لہٰذا تاویل سے بچنا چاہیئے اور تسلیم (اللہ تعالیٰ کے علم کے سپرد کردینے کی رَوش) کو اختیار کرنا چاہیئے، اِس لئے کہ یہ بات علومِ نبوّت میں سے ہے ان میں کسی قسم کے استنباط اور قیاس سے گریز کرنا ہی زیادہ بہتر ہے۔(مرقاۃ المفاتیح:7/2914)

البتہ اس کی ظاہری طور پر جو مشہور توجیہ کی گئی ہے وہ یہ ہے: وحی کا سلسلہ "رُؤیائے صادقہ" یعنی سچے خوابوں کے ذریعہ شروع ہوا تھا، تقریباً چھ مہینے تک سچے خوابوں کا سلسلہ چلتا رہا آپ ﷺ جو بھی دیکھتے وہ بعینہٖ پورا ہوجاتا۔ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ، فَكَانَ لاَ يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ۔(بخاری:6982)نبوّت کی کُل مدّت 23 سال ہے، اُس 23 سالوں کے ساتھ اگر ابتدائی چھ مہینے جو سچے خوابوں کا زمانہ ہے، اُن کی نسبت دیکھی جائے تو چھیالیسواں جزء بنتی ہے کیونکہ 23 سال

کو2 سے ضرب دیں تو چھیالیس اجزاء بنیں گے جن میں سے ایک جزء "چھ مہینے " بنتے ہیں۔ پس مومن کے خواب بھی گویا کہ نبوت کا چھیالیسواں جزء ہے کیونکہ اس کی مناسبت ابتدائی چھ مہینوں کے ساتھ ہوتی ہے جو سچے خوابوں کا زمانہ تھا۔(فتح الباری:12/364)

اِقترابِ زمان کا مطلب:

نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے: جب زمانہ قریب ہو جائے گا تو مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہو گا۔إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ۔(ترمذی:2270)

ایک اور روایت میں ہے: آخری زمانے میں مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہو گا۔فِي آخِرِ الزَّمَانِ لَا تَكَادُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ۔(ترمذی:2291)



اِس حدیث میں "اِقترابِ زمان" کا کیا مطلب ہے، اِس میں چار قول ذکر کیے گئے ہیں:

1. قیامت کا قرب مراد ہے، یعنی جب قیامت قریب ہو گی تو خواب سچے ہوں گے۔
2. طیِّ زمان (زمانے کا لپٹ جانا) مراد ہے، یعنی جب وقت تنگ ہو جائے گا اور سال مہینے کی طرح، مہینہ ہفتہ کی طرح، ہفتہ دن کی طرح اور دن گھنٹہ کی طرح محسوس ہو گا، اُس وقت خواب سچے ہوں گے۔
3. رات اور دن کا مساوی ہونا مراد ہے، یعنی جب رات اور دن برابر ہوں، نہ راتیں بہت زیادہ لمبی ہوں اور نہ دن، بلکہ اعتدال کا زمانہ ہو تو اُس وقت کے خواب اکثر سچے ہوتے ہیں۔
4. صبح کی نزدیکی مراد ہے، یعنی جب صبح کا زمانہ قریب ہو جائے (صبح صادق کا وقت ہو) تو اکثر خواب سچے ہوتے ہیں، جیسا کہ حدیث میں آتا ہے "أَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْأَسْحَارِ "۔(تحفۃ الالمعی:6/53)(تحفۃ الاحوذی:6/452)

نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھنا:

زیارتِ نبی ﷺ سے متعلق دو طرح کی روایات:

نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھنے سے متعلق دو طرح کی روایت پائی جاتی ہیں:

(1)...... آپ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ سے متعلق۔ (2)......دنیا سے پردہ فرمالینے کے بعد سے متعلق۔

حیاتِ مبارکہ سے متعلق:

جس نے مجھے خواب میں دیکھاوہ عنقریب مجھے بیداری کی حالت میں دیکھے گا اور شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ، وَلاَ يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي۔(بخاری:6993)مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَكَأَنَّمَا رَآنِي فِي الْيَقَظَةِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَتَمَثَّلَ بِي۔(طبرانی کبیر:22/111،رقم:279)

اِس کا مطلب یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے دنیا میں موجود ہوتے ہوئے کوئی آپ ﷺ کو خواب میں دیکھتا تو اس کی تعبیر یہ تھی کہ وہ بیداری میں آپ ﷺ کو دیکھے گا، اور اُس وقت بھی جو آپ ﷺ کو دیکھتا تو وہ آپ ہی کو دیکھتا تھا، کیونکہ شیطان کو آپ ﷺ کی صورت اختیار کرنے کی قدرت نہیں دی گئی۔

دنیا سے پردہ فرمالینے کے بعد سے متعلق:

جس نے مجھے خواب میں دیکھا اُس نے یقیناً مجھے ہی دیکھا، اِس لئے کہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي۔(ترمذی:2276)

اِس کا مطلب یہ ہے کہ قیامت تک کے لئے یہ بات مقرر ہوچکی ہے کہ جو شخص آپ ﷺ کو خواب میں دیکھے تو وہ آپ ہی کو دیکھے گا، کیونکہ شیطان کو آپ ﷺ کی صورت اختیار کرنے کی قدرت نہیں دی گئی۔

آپ ﷺ کو خواب میں دیکھنے کا مطلب:

1. آپ ﷺ کو زندگی کے آخری حلیہ میں دیکھنا مراد ہے، پس جس نے اِس کے علاوہ کسی اور حلیہ میں دیکھا تو اُس نے آپ کو نہیں دیکھا۔
2. آپ ﷺ کو آپ کے کسی بھی حلیہ میں دیکھنا مراد ہے، خواہ وہ آپ ﷺ کی زندگی کا آخری حلیہ ہو یا اس سے پہلے کا، لیکن حلیہ آپ ﷺ ہی کا ہونا چاہیئے۔ پس اِس صورت میں جس نے آپ ﷺ کو ایسے حلیہ میں دیکھا جو آپ کا کبھی نہ رہا ہو تو اُس نے آپ ﷺ کو نہیں دیکھا۔
3. آپ ﷺ کو کسی بھی حلیہ میں دیکھنا مراد ہے، اگرچہ وہ حلیہ آپ ﷺ کا کبھی بھی نہ رہا ہو، حتی کہ اگر کسی نامناسب حلیہ میں بھی آپ ﷺ کو دیکھا جائے تو اُس نے آپ ﷺ ہی کو دیکھا۔(تحفۃ الالمعی:6/61)



وللہ الحمد أولاً و آخراً